

## استفتائاء

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چند سالوں سے بعض نجی ٹی وی چینلز اور کبیل آپریٹر حضرات عمومی طور پر انیاء علیہم السلام کی زندگی پر بنائی گئی فلموں کی نمائش کر رہے ہیں۔ مغربی ممالک میں تو یہ سلسلہ گذشتہ کمی دہائیوں سے جاری ہے مگر ہمارے ڈن یونیورسٹی میں یہ سلسلہ کچھ حصے سے زور پکڑ رہا ہے۔

”دی میسج“ (The message) نامی فلم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس زمانہ کے واقعات پر مشتمل ہے۔ اس فلم کی نمائش ”جوہ“، چینل پر ہر سال کی جاتی ہے۔ صرف نی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کو چھوڑ کر اس فلم میں تقریباً تمام صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن کے نام سے کرداروں کو پیش کیا ہے۔ 313 بدری صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن بھی بدر کی جنگ میں وکھائے گئے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن کے ناموں پر کردار ادا کاروں نے ادا کئے۔

آج کل ”پیغام پروڈکشن“ نامی ادارے نے انیاء علیہ السلام کی زندگی پر فلمائی گئی فلموں کا اردو زبان میں ترجمہ کر کے پھیلانا شروع کر رکھا ہے۔ ان فلموں میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مریم صدیقہ علیہ السلام کے فرضی کردار پیش کئے گئے ہیں۔ ان فلموں میں کئی مقامات پر نبی کا فرضی کردار کرنے والے کو اے نبی، اے یوسف، اے ابراہیم، اے پیغمبر کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ فرضی کردار بھی کئی مقامات پر اپنے ڈائیلاگ سے خود کو اللہ کا پیغمبر کہتے ہیں۔ مثلاً حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ اس دور میں شیاطین، انسانوں پر جنگ کا اعلان کر دیتے ہیں اور سلام علیہ السلام کے نام سے کردار ادا کرنے والے کا ایک جملہ (جب وہ ایک عورت کے پاس بیٹھا ہے) یہاں نقل کرتا ہوں۔

”ہر پیغمبر کی ایک میراث ہوتی ہے اور میری میراث شاید ان سے (یعنی سرکش شیاطین سے) جنگ ہے۔“

میوزک کی دھنیں تو ان تمام فلموں میں متواتر استعمال کی گئی ہیں۔ اور ان فلموں میں انیاء کے ناموں سے جن کرداروں کو دکھایا گیا ہے ان کو بار بار اس طرح پکارا جاتا ہے جیسے کسی عام آدمی کو پکارا جاتا ہے۔ مثلاً نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جس شخص نے کردار ادا کیا ہے وہ کہتا ہے۔

۱ ”هم وہ کرتے ہیں جو محمد ہمیں کہتے ہیں..... محمد نے ہمیں بتایا کہ ایک اللہ کی عبادت کرو۔

کئی ایک بار حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی لاتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور ایک انسان کو حضرت جبرائیل کے نام سے کردار دیا گیا ہے۔ اسی طرح انیاء علیہ السلام کے نام سے بنائے گئے کرداروں پر ٹھہرہ، پاگل مجنون کہنا وغیرہ بھی فلمیا گیا ہے۔

ایسی ہی توہین پر مبنی مثالیں ان فلموں میں حد سے زیادہ موجود ہیں ہے۔ آپ سے مندرجہ ذیل سوالات شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب طلب ہیں۔  
۱) کیا اسلام میں اس بات کی گنجائش ہے کہ انیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فلمیں یا ڈرامے تیار کئے جائیں۔ ان فلموں کی شریعت میں کیا حیثیت ہے۔ کیا یہ ناجائز ہیں اور ان کا گناہ کس درجہ کا ہے؟ کیا ایسی فلموں کو بنانے والے یا ان کا کسی بھی زبان میں ترجمہ کرنے والے اسلام کے مجرم ہیں اور شریعت ان پر کیا تغیری یا گرفت کرتی ہے؟ کیا ایسے لوگوں کو صرف توبہ کرنی چاہئے یا ان کے لئے کوئی سزا مقرر ہے؟

۲) فلم بنانے والوں کا یہ دعویٰ کرنا کہ اس فلم کی تمام دستاویز کی بڑی عرق ریزی سے قرآن، احادیث نبویہ اور مستند تاریخی حوالاجات سے تیار کی گئی ہے، ایسی صورت میں کیا فلم کو بنانے بغیر کرنے، فروخت کرنے یا دیکھنے کی کوئی گنجائش اسلام میں ہے؟

۳) کسی بھی شخص کو چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو فرضی طور پر نبی یا صحابی بنانا اور پھر دیگر فلموں کے کرداروں کی طرح اس شخص سے صحابی کے طور پر ایکٹنگ کرنے اور کردارے کے فعل کی شریعت میں کیا حیثیت ہے؟

۴) وہ شخص جو اس فلم میں بار بار خود کو نبی یا صحابی کہہ رہا ہے اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

۵) وہ لوگ یا ادارے جو ان فلموں کی نمائش کر رہے ہیں ان کا کیا حکم ہے، ان فلموں کا کاروبار، لین دین کسی بھی درجہ میں کیا ہے؟

۶) ان فلموں کو دیکھنے والے چاہے وہ اسلامی معلومات کے حصول کی نیت سے دیکھیں یا نہیں اور دینی جذبہ کے ساتھ دیکھیں، کا کیا حکم ہے؟

۷) کیا حکومت وقت کو ایسی فلموں پر پابندی لگانی چاہیے؟

۸) جو لوگ اس فتنہ کی شدت سے آگاہ ہیں بالخصوص دینی طبقہ سے مسلک ذمہ داران، ان کو اس سلسلہ میں کیا کردار ادا کرنا چاہئے اور جانتے بوجھتے آنکھیں بند کرنے والے اور اس گناہ پر خاموشی اختیار کرنے والوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟

جواب عناصریت فرمائیں۔

## الحوار حامد احمد صلی

حضرات انبیاء کے امام علیہ السلام اور صحابہ کے امام رضویان اللہ علیہم السعین کی صیارک زندگیاں اور ان کے مقدس کرمانہ کے واقعات پر مستمل فلمیں تیار کرنا جس میں ان حضرات کی سبیہ بیانا، اور ان کی دلائی بھی دھوئی رکھانا، کافر یا فاسق اداکاروں کے ذریعہ ان کے کردار کی عکاسی کرنا، جس میں میونک کی آئینہ شیخ ہو، عین بنی کو سبی طاہر کرنا اور اس کا بھی اپنے آنکھوں نبی ظاہر کرنا اور ان فرضی بیوں کو اربی کے انداز میں مخالف کرنا یا ان کی تکذیب و تقصیص کرنا یہ تمام باتیں اور اس طرح کی کئی اور خلافات تبع کے بعد اس قسم کی فلموں میں ملیں گی جن میں ان حضرات کی تھیں بیانیں ہے اور حضرات صحابہ کے ای رضویان اللہ علیہم السعین کی تھیں اگر یہ کافر شیخ فسق اور مکہ الہمی ضرور ہے لیکن کسی بھی کسی کی اربی سی تھیں بھی کفیر ہے یہاں تک کہ اگر کسی نبی کے متعلق کہا کہ ان کے بڑے بڑے نافر تھے یہ بھی کفیر ہے *لما في الحذر يأْتِي أَوْ قَالَ قَدْ كَانَ طَوْبِيلَ النَّظَرِ فَقَدْ قَبِيلَ بِكَفَرِ الْكُفَّارِ*

( فہد بن حمد ۲۴۵ )

وَفِي رِدِ الْجَهَارِ أَتَقِ الْأَمَةَ عَلَى تَضْيِيلِ أَهْلِ الْبَرِغِ الْجَمِيعِ وَخَطْبَةِ حَمْرَ وَسَبِّ الصَّابِيَّةِ وَلِغَضْبِهِ لَا يَكُونُ كَفَرًا لَكُلِّ بَيْضَالٍ إِلَّا ( ردِ الْجَهَارِ ۲۶۳ )  
بلکہ یہ اتنا نازک معاملہ ہے کہ رضوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں یہودی اگر بیٹھتے اور ظاہری طور پر نبی علیہ السلام کی توجہ اسی طرف مہذول کروانے کے لئے "راہمنا" کا لفظ بولتے تھے جس کے ظاہری معنی ہیں کہ ہماری رعایت فرمائیں۔ لیکن یہودیوں کی زبان میں یہ لفظ گالی کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے اور وہ اس کو نبی علیہ السلام کی تھیں کہیے بولتے تھے اور دونکہ اس لفظ کے ظاہری معنی تھیں تھے اس لیے بعض صحابہ بھی یہ لفظ استعمال کرتے تھے اور ان کی نسبت بھی تھیک ہوتی تھی لیکن اس کے باوجود اللہ رب العزیز نے صحابہ کرام کو بھی اس لفظ کے استعمال سے روک دیا اور فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أَسْنَوا لِلأَقْوَاعِ رَايَنَا وَقُلُّوا إِنْظَرْنَا إِلَيْهِ ( سورہ البقرۃ )

اور اھنہار سفیرین کے امام اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ جن الفاظ میں

بھی کی تنقیص کا احتمال اور رسائیہ بھی ہو اس سے بھی اجتناب ضروری ہے۔

لما فی احکام القرآن للثانية فی هذه الآية دلیلک ان ادھماعلی تجنب

الا لفاظ المحمولة التي فيها التعریض للتنقیص والغرض۔ (احکام القرآن للقرآن ص ۱۷۵)

(۱) اس تفصیل سے واضح ہو گیا کہ ایسے فلمیں بینا بنا یا ان کے بنانے میں کسی بھی طرح معاونت کرنا ناجائز، کرام اور کناء کبیرہ ہے اور کئی امور (جن میں تو ہیں، رسالت ہے) اس میں کفر ہیں اور ان امور کا ارتکاب کرنے والے مسلمان کافر ہو گی ہیں جن بزر صدقہ دل سے تو یہ واستغفار لازم ہے اور تجدید ایمان کے ساتھ تجدید النکاح (سداری سے ہو یہ کی صورت میں) بھی ضروری ہے حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ایسے لوگوں کو قرار واقعی سزا دے تاکہ کوئی اور ایسی حسارت نہ کر سکے نیز اس قسم کی فلموں پر فوری بابنی لگائے اور نام سے ٹینٹ ضبط کرے۔

لما فی رد المحتار و ایمار حل مسلم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ و ربانی منه امرأته

فان تاب والا قتل لاه (رد المحتار ص ۳۶۴ رشیدیہ)

وفیہ ایضاً نعم سینکر الشارع ان ما یکون کفرا اتفاقاً بطل العمل

والنکاح و مافقہ خلاف یومہ بالاستغفار والتوبۃ و تجدید النکاح۔ (الضمائر ص ۲۵۲)

(۲) فلم بینے والوں کے اس دعویٰ سے اور شوق بزر ۶ میں دیکھنے والوں کی منکوہ نیت کی وجہ سے یہ عمل جائز نہیں ہو گا کہ فرمان رسول ہے۔

لایلی الحیر بالسر الحدیث (بخاری تعریف ص ۱۹۸)

(۳-۳) ان کا جواب بزر ۱ میں گزر ہے۔

(۴-۵) ان نہموں کے قبح اور فرافات جانتے کہ بعد اس کو جائز و نوار سمجھ کر دیکھنے یا نہ کرنے والے مسلمان یوں رائروہ اسلام سے خارج ہیں انہیں بھی تو یہ واستغفار کے ساتھ آئندہ اجتناب لازم ہے اور تجدید ایمان کے ساتھ تجدید النکاح بھی ضروری ہے اور کاروبار اس کا حرام ہے۔

لما فی توجیح العقائد و استحلال المعصیۃ صغیرۃ کانت او کبیرۃ

(۳)

کفر از ایت کو نعام معینہ بدلیل قطعی۔ (شرح عقائد ص ۱۶۵)

(۷) اس کا جواب نر ۱ میں گزرا چکا ہے۔

(۸) جو لوگ اس کے خلصہ واقف ہیں ان پر بھی لازم ہے کہ اپنی ہمت اور طاقت کے مقابل لوگوں کو اس حرام اور کفر سے بچائیں خواہ ہاتھ سے روکیں یا زبان سے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو دل سے برا سمجھیں ورنہ وہ بھی گناہ گار ہوں گے۔

لقوله عليه السلام من رأى منكم منكرا فليغفره بيده فإن لم تستطع  
فدعنه فإنه فإن لم تستطع فنبليه وزلاه فاضعف الإيمان .

(مسکوۃ المصائب ص ۳۳۶)

فق ط والله اعلم بالصواب

واحمد الله رب العالمين

۱۵ رمضان ۱۴۳۲ھ جمعہ  
۱۶ اگست ۲۰۱۱ء

مفتی  
جامعہ نصرۃ العلوم  
گوجرانوالہ - پاکستان



الجواب مصحح

اعقرخ من امان خان سرالع

۱۶-۸-۲